سوال

(61) ولیمے کا وقت اور اس کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ولیمے کی شرعی حیثیت کیا ہے اور کیا یہ نکاح کے فوراً بعد کرنا جائز ہے؟ (حاجی محمد فاضل، اولڈبری)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!
الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ولیمے کا لغوی معنی مطلب ہے اجتماع، اس سے مراد میاں بیوی کا جمع ہونا ہے، اس لحاظ سے ولیمہ شادی کے بعد کی دعوت کے لیے خاص طور پر استعمال ہوتا ہے لیکن عمومی طور پر کسی دوسری ضیافت کے لیے بھی استعمال ہوسکتا ہے۔ ولیمے کے سلسلے میں یہ حدیث ملاحظہ ہو:

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن عوف اس حالت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے کہ ان کے اوپر زرد خوشبو کی علامت تھی۔ نبی ﷺ نے اس بارے میں پوچھا توانہوں نے بتایا کہ وہ ایک انصاری خاتون سے شادی کر چکے ہیں۔ نبی ﷺ نے پوچھا: ''مہر دیا؟،، کہنے لگے: ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونا۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ولیمہ کرو، چاہے ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔،، (صحیح البخاری، مناقب الانصار، حدیث: 3781، و صحیح مسلم، النکاح، حدیث: 1427)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نکاح کرنے والے شخص کو ولیمے کا اہتمام کرنا چاہیے جو کہ اس کی مالی حالت کے مطابق ہو، کم سے کم ایک بکری کی حدتک کھانا تو کرنا ہی چاہیے۔ اکثر علماء نے ولیمے کو سنت اور مستحب قرار دیا ہے، وہ اس لیے کہ اگر اس حدیث کے ظاہری الفاظ کو لیا جائے تو ایک بکری کی حدتک ولیمہ کرنا لازمی قرار پائے گا لیکن خود رسول اللہ ﷺ نے اپنی بعض شادیوں میں صرف کھجور اور ستو کی حدتک بھی دعوت کی ہے، اس لیے علماء کے اس قول کو ترجیح حاصل ہے کہ ولیمہ سنت ہے۔

ولیمے کے اہتمام میں اس بات کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے کہ نکاح کا اعلان عام ہوجائے۔ خواتین کو نکاح کے موقع پر جو دف بجانے کی اجازت دی گئی ہے اس میں بھی یہی حکمت ملحوظ ہے۔ جہاں تک ولیمہ کے وقت کا تعلق ہے تو علماء کی مختلف آراء ملتی ہیں، یعنی نکاح کے وقت ولیمہ کرنا یا خاتون کی رخصتی سے قبل یا خاتون کی رخصتی کے بعد جبکہ میاں بیوں کا تعلق قائم ہوچکا ہو، یعنی تینوں طرح جائز ہے لیکن نبی ﷺ کے اپنے نکاح اور صحابہ کے واقعات سے تیسری حالت کی تائید ہوتی ہے۔ عبدالرحمن بن عوف کے متذکرہ واقعہ میں تو اس بات کی صراحت ہے کہ خاتون کی رخصتی ہوچکی تھی۔

حضرت زینب بنت جحش کا ولیمہ بھی نکاح سے اگلے دن ہوا تھا، جوکہ حضرت انس کے ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے:

«اصبح النبی ﷺ بها عروساً، فدعا القوم فأصابوا من الطعام»

''نبی ﷺ نے ان کے ساتھ بحیثیت دلہن صبح کی، پھر لوگوں کی دعوت کی اور انہوں نے کھانا کھایا۔،، (صحیح البخاری، النکاح، حدیث: 5166، صحیح مسلم، النکاح، حدیث: 1428)

اس سے معلوم ہوا کہ بہتر یہی ہے کہ خاتون کو گھر لانے کے بعد دعوت ولیمہ کی جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

نکاح وطلاق کے مسائل، صفحہ:379

محدث فتویٰ